اردو شاعری میں افواجِ پاکستان کے جریدے "ہلال" کا کردار

ڈاکٹر شہباز حسین* / سمیرا انور**

Abstract:

'"Hilal" is the most popular magazine of the Pakistan Armed Forces, in which everyone, from an ordinary soldier to a general, contributes prose and poetry according to their individual taste. Along with military personnel, civilian writers' works also adorn its pages. The magazine is regularly read across all three branches of the Pakistan Armed Forces: the Army, Navy, and Air Force. It is published by the Inter-Services Public Relations (ISPR), GHQ Rawalpindi. Alongside military and defense-related articles, this journal has also embraced literary and semi-literary writings, thereby playing a significant role in nurturing the literary taste of servicemen. It is worth noting that poetry has adorned the pages of "Hilal" since its very inception. In particular, genres such as Hamd, Naat, Nazm, free verse, and humorous poetry have been given regular space in its issues. Although ghazals have also appeared from time to time, this poetic form could not secure a permanent place in the magazine. The poetry published in "Hilal" is not merely a collection of words; rather, it serves as an intellectual and spiritual force for the soldiers of the Pakistan Army, strengthening in their hearts the spirit of sacrifice for the beloved homeland. Although the magazine is primarily a representative publication of the Pakistan Armed Forces,

* پاک سیکرٹریٹ، اسلام آباد

** پی ایچ ڈی اسکالر نمل اسلام آباد

its literary orientation and poetic sensibility have prevented it from being confined to the limits of a purely professional or institutional journal. Instead, it has evolved into a multidimensional literary platform. It can be stated without exaggeration that the issues of "Hilal" contain a priceless treasure of Urdu poetry, which not only reflects the literary trends of its time but also plays an important role in the formation of national history and collective consciousness."

"ہلال" افواجِ پاکستان کا مقبول ترین رسالہ ہے، جس میں ایک فوجی جوان سے لے کر جرنیل تک سب اپنے اپنے ذوق کے مطابق نثر اور نظم میں لکھتے ہیں۔ عساکر کے علاوہ سویلین لکھاریوں کی تحریریں بھی اس کی زینت بنتی ہیں۔ یہ افواجِ پاکستان کے تینوں شعبوں بری، بحریہ اور فضائیہ میں باقاعدگی سے پڑھا جاتا ہے۔ یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ یہ ایک ایسا فورم ہے جہاں پر فوج کے عہدوں میں کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا، ہر رینک کا جوان و افسر اپنے افتادِ طبع کے مطابق لکھ کر ایڈیٹر "ہلال" کو بھیجتا ہے، جو انہیں ادبی پیمانے پر پرکھنے کے بعد بلا تفریق اس جریدے کی زینت بناتے ہیں۔ یہ رسالہ جی ایچ کیو راولپنڈی کے شعبہ "آئی ایس پی آر" سے شائع ہوتا ہے۔ چند برس قبل سے اس کا انگریزی ایڈیشن بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

"ہلال" کا شمار پاکستان کے ان جریدوں میں کیا جا سکتا ہے جو مقصدیت اور معنویت سے بھرپور ہیں۔ یہ مقاصد اور اس کی اشاعتی پالیسی اس میں چھپنے والی تحریروں سے بخوبی عیاں ہو جاتی ہے۔ ان تحریروں سے یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ "ہلال" بنیادی طور پر ایک عسکری رسالہ ہے، جس کا اہم مقصد افواجِ پاکستان کے افسروں اور جوانوں میں اپنے ملک کی خدمت میں ایثار و قربانی کے جذبے کا فروغ، سرزمین وطن سے پیار، جذبۂ جہاد کی لگن، نظریہ پاکستان سے وابستگی، نت نئے رونما ہونے والے عسکری واقعات سے آگاہی، عسکری تربیت اور عساکرِ پاکستان کی بہترین خوبیوں کو بروئے کار لانے میں مدد دینا ہے۔ یہ بات کسی شبے سے بالاتر ہے کہ اس میں شائع ہونے والی تحریروں نے عساکرِ پاکستان میں پاکستانیت، اسلامی اقدار، جذبہ جہاد، قومی اور ملکی تشخص اور دفاعِ وطن کے جذبے کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ "ہلال" کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس نے ہمیشہ عریانی، فحاشی اور سطحی قسم کی تحریروں سے احتراز برتتے ہوئے سنجیدہ علم و ادب کو فروغ دیا ہے۔ گروہ بندیوں، لسانی و صوبائی تعصبات اور تفرقہ بازیوں سے بالاتر ہو کر علم و ادب کی خدمت کی ہے۔ شائع ہونے والے علمی و تنقیدی مضامین

میں بھی غیر جانبدارانہ نقطۂ نظر، نظر آتا ہے۔ جو اس کے غیر جانب دار اور غیر متعصب ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس جریدے نے عسکری و دفاعی مضامین کے ساتھ ساتھ ادبی و نیم تحریروں کو بھی اپنے اندر سمویا ہے اور عساکر کے ادبی ذوق کو پروان چڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس امر کے اعتراف میں کوئی قباحت نہیں کہ افواجِ پاکستان کے عسکری لکھاریوں کو "ہلال" کی صورت میں لکھنے اور شائع کرنے کا ایک ایسا پلیٹ فارم میسر آگیا جس نے ان کی صلاحیتوں کو خوب جلا بخشا اور ان میں نکھار پیدا ہوا۔ اسی جریدے کی بدولت کئی عسکری لکھاری گمنامیوں کی دلدل سے نکل کر نام کی بلندیوں پر فائز ہوئے اور اردو ادب کے نامور شاعر اور ادیب کہلائے۔ اس فہرست میں شامل کرنل محمد خاں، میجر ضمیر جعفری، صدیق سالک اور کرنل (ر) اشفاق حسین کے نام کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

"ہلال" کے ابتدائی شمارے خالصتاً عسکری نوعیت کے ہوتے تھے اور زیادہ تر عسکری خبروں اور دفاعی مضامین پر مشتمل ہوتے تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس جریدے کا دامن مزید وسیع ہوا اور اس نے اپنے اندر زندگی کے دوسرے شعبوں کو بھی سمیٹنا شروع کر دیا۔ جب عسکری حلقوں سے نکل کر سویلین تک پہنچا تو قارئین کی تعداد میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اس کی اشاعت میں بھی اضافہ ہوگیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی زینت بننے والے موضوعات میں بھی وسعت آتی گئی اور ضخامت میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ عسکری و حربی مضامین کے ساتھ ساتھ اس میں علمی، معلوماتی، ادبی، سائنسی، مذہبی، تاریخی اور تہذیبی مضامین بھی شائع ہونے لگے۔ اس حوالے سے سابق مدیر "ہلال" میجر مسعود احمد جریدے کے ایک اداریے میں لکھتے ہیں:

> "ہلال" کو اپنے پڑھنے والوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کی بھی لگن ہے۔ چنانچہ ہم ہر روز ایک صفحے پر معلوماتی مضامین پیش کرتے ہیں۔ جو الگ الگ اپنی نوعیت کے لحاظ سے کئی زمروں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر فوج، اسلحہ اور جنگ، سیاسی جائزے، سیاسی جغرافیہ، عمرانیات، نفسیات، حیوانیات، علم و اشاعت، زبان و ادب اور ترقیات وغیرہ۔"(۱)

موجودہ "ہلال" میں ادب سمیت تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی کے متعلق تحاریر شائع ہوتی ہیں۔ حربی اور عسکری تقاضوں اور ضرورتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں شاعری، حب الوطنی سے سرشار قومی نظمیں، گیت اور شعری طنز و مزاح سے بھرپور ادبی مواد بھی موجود ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ شاعری روزِ اوّل سے ہی

"ہلال" کے صفحات کی زینت بنتی آرہی ہے، بالخصوص حمد، نعت، نظم، آزاد نظم اور مزاحیہ نظم کو باقاعدگی سے اپنے پرچوں میں جگہ دی ہے۔ اگرچہ اس میں وقتاً فوقتاً غزلیں بھی شائع ہوتی رہی ہیں لیکن یہ صنفِ شاعری جریدے میں مستقل جگہ نہ بنا سکی۔ علاوہ ازیں! "ہلال" میں ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں کے حوالے سے قابلِ قدر شعری سرمایہ موجود ہے۔ ان جنگوں کے دوران اس رسالے میں شائع ہونے والی شاعری نے محاذ پر دشمن کے خلاف ڈٹے پاک فوج کے جوانوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور شعراء نے اپنی شاعری کے ذریعے عساکر کو ناموسِ وطن پہ مر مٹنے کی ترغیب دی۔ ان کی جرأت اور مردانگی کو سلام پیش کیا۔ ان کی اور شجاعت و بہادری کے اعتراف میں گیت اور ترانے لکھ کر انہیں نئے عزم اور نئے حوصلے سے سرشار کیا۔ اسی حوالے سے اسد اللہ خان غالب روزنامہ "نوائے وقت" میں اپنے کالم" اندازِ جہاں" میں لکھتے ہیں:

> "پینسٹھ کی جنگ میں فوج اور عوام شانہ بشانہ تھے لیکن اگر میں یہ کہوں کہ شہیدوں کے لہو کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ جنگ قومی ترانوں کے بل بوتے پر جیتی تو کوئی مبالغہ نہیں ہو گا۔ "ہلال" نے جنگی ترانوں کے محاذ پر ایک تفصیلی مضمون شائع کیا ہے۔ اسے ابصار احمد نے لکھا ہے اگر پورے پرچے میں یہی ایک مضمون ہوتا تو پینسٹھ کا پورا نقشہ ہمارے سامنے آجاتا۔"(۲)

"ہلال" میں شائع ہونے والی شاعری محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ پاک فوج کے جوانوں کے لیے ایک فکری اور روحانی قوت کا کردار ادا کرتی ہے جو ان کے دلوں میں وطنِ عزیز کی خاطر مر مٹنے کے جذبے کو مستحکم کرتی ہے۔ یہ شاعری عساکرِ پاکستان کے اذہان میں ایثار، قربانی، وفاداری اور شجاعت جیسے اوصاف کو بیدار کرتی ہے اور انہیں اپنی مقدس ذمہ داری کے شعور سے ہمکنار کرتی ہے۔ "ہلال" نے اپنی باوقار اور بامقصد روایت کے ذریعے افواجِ پاکستان اور دیگر قارئین میں نہ صرف پاکستانیت کی سوچ کو اجاگر کیا بلکہ اسے مضبوط فکری بنیادیں بھی فراہم کیں۔ اس میں شامل نظمیں اور اشعار وطن عزیز کی عظمت، شہدا کی قربانیوں قومی تشخص کے احساس کو اس احساس سے پیش کرتے ہیں کہ قاری کے دل میں جذبہ حب الوطنی موجزن ہو جاتا ہے۔ یوں "ہلال" محض صرف ایک عسکری جریدہ نہیں بلکہ ایک ایسا ادبی و فکری پلیٹ فارم ہے جو جوانوں کے حوصلے بلند کرتا، قومی یکجہتی کو فروغ دیتا اور دفاعِ وطن کے جذبے کو دوام بخشتا ہے:

مجاہدینِ صف شکن! وطن کو تم پہ ناز ہے
مجاہدو! تمہارے ہاتھ میں وطن کی لاج ہے

ملا دو خاک میں عزائم عساکر عدو
محاذِ جنگ کی طرف یہ عزم آہنی چلو[۳]

اس جریدے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس میں شاعری کے علاوہ شعراء اور ان کی شاعری پر محققین اور ناقدین کے تنقیدی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ ذیل میں ڈاکٹر اجمل نیازی کا فیض احمد فیض کی شاعری کے حوالے سے ایک تنقیدی مضمون کا اقتباس درج ہے:

> ''فیض صاحب کی شاعری میں نظریہ اس طرح ملا ہوا ہے جس طرح زندہ گوشت میں خون۔ نظریے کے ساتھ نظر کسی کو ملتی ہے۔ فیض نے شاعری میں اقبال کے کمال کو اپنا کمال بنا کے دکھایا۔ جس طرح اقبال پر کسی خاص گروہ کی اجارہ داری قائم نہیں رہ سکی۔ فیض پر بھی خاص گروپ کی عملداری نہیں چل سکی۔ اب فیض سب کا ہے۔ فیض کی شاعری قوم کا سرمایہ ہے۔''[۴]

''ہلال'' کی شعری روایت نہایت وسیع، متنوع اور ہمہ گیر ہے۔ جس میں تقریباً تمام شعری اصناف کو نمائندگی حاصل ہے۔ یہ جریدہ اردو کے کلاسیکی اور جدید، دونوں رنگوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے، تاہم بالخصوص حمد، نعت اور نظم کے حوالے سے ''ہلال'' ایک وقیع اور معتبر خزانے کی حیثیت رکھتا ہے۔ حمدیہ اور نعتیہ کلام میں عقیدت، خلوص اور روحانی بالیدگی اس حسن و وقار کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے قاری کا دل ایمان کی سرشاری سے لبریز ہو جاتا ہے۔ جب کہ نظمیں قومی شعور، حب الوطنی اور اخلاقی اقدار کی بھرپور ترجمانی کرتی ہیں۔ ان شعری تخلیقات میں فکری گہرائی، فنی پختگی اور ادبی حسن کا حسین امتزاج نظر آتا ہے جو ''ہلال'' کو محض ایک عسکری مجلہ نہیں بلکہ اردو شاعری کا ایک معتبر اور قابلِ فخر ادبی پلیٹ فارم بنا دیتا ہے۔

روزِ اشاعت سے ہی ''ہلال'' میں ''حمد'' باقاعدگی سے شائع ہو رہی ہے۔ جو اس بات کی غمازی ہے کہ ''ہلال'' پر عسکری و ادبی رنگ کے ساتھ ساتھ مذہبی رنگ بھی غالب ہے۔ ہر شمارے میں عمومی مضامین شروع ہونے سے پہلے، بعد ازاں اداریہ، ایک صفحہ ''حمد'' اور ''نعت'' کے لئے مخصوص ہے۔ ان حمد نگاروں میں فاضل قریشی، مظفر اسلم، غفار بابر، اکرم سحر، افتخار عارف، ملک ناصر، ناصر زیدی، خورشید خان، لطیف ساحل، شاہد کوثری، شبیر ناقد، شمیم احمد، حسن اکبر کمال، شاہدہ لطیف، میاں محمد اعظم، خادم رزمی اور غلام عباس اور سرور انبالوی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ان تمام شعرا کی یہ شعری تخلیق باقاعدگی کے ساتھ ''ہلال'' کے پرچوں کی زینت بنتی ہے:

مولا تیرے جمال سے ہے دل میں روشنی

تیرے کمال سے ہے فروزاں یہ زندگی
تخلیقِ کائنات تیرے لفظ ''کن'' سے ہے
بخشی ہے تو نے قلب و نظر کو بھی آگاہی
در پر جبینِ شوق تیرے خود بخود جھکی
ہے ذکر تیرا میری وجہ سکوں وجہ آگہی
ارض وسماں کی وسعتیں تیرے کرم سے ہیں
پھولوں کو رنگ بخشا، ستاروں کو روشنی
صحرا کے ذرہ ذرہ کے لب پر تیری ثناء
گلشن کی ڈالی ڈالی تیری حمد کو جھکی(۵)

''ہلال'' نے حمد کی طرح اردو نعت کو بھی اہمیت دیتے ہوئے ایک تواتر اور تسلسل کے ساتھ نعت گو شعرا کو ایک معتبر اور باوقار فورم مہیا کیا ہے۔ اس میں حمد کے بعد نعت کو بھی لازمی طور پر شائع کیا جاتا ہے۔ جس سے رسالے کا آغاز ہی تقدس، عقیدت اور روحانی نورانیت کے ماحول میں ہوتا ہے۔ یہ روایت نہ صرف نعتیہ ادب کی ترویج کا سبب بنی ہے بلکہ قارئین کے دلوں میں عشق رسولؐ اور ایمانی کیفیت کو بھی تازگی عطا کرتی ہے۔ یوں ''ہلال'' نعتیہ شاعری کو محض ایک ادبی صنف کے طور پر نہیں بلکہ ایک روحانی اور فکری ذمہ داری کے طور پر بھی پیش کرتا ہے۔ جو اس کے ادبی وقار اور دینی شعور کو مزید بلند کرتی ہے۔ ان نعت گو شعراء میں قیصر نجفی، سید حسن عباس، محمد اقبال نجمی، میجر ارشاد عاطف، ثاقب نیازی، انجم نیازی، ناصر ملک، زیب ظفری لنگاہی، کرنل سیف اللہ، شوکت مہدی، قیوم طاہر، میجر اسد خان، عامر عباس، ظہور الحق، کیپٹن احمد عباس، کرنل دل نواز دل، احسن اکبر کمال اور مظفر اسلم کے نام نمایاں ہیں، جن کا کلام باقاعدگی کے ساتھ ''ہلال'' کے پرچوں کی زینت بنتا ہے:

صبح ازل کا نور ہیں جلوہ حضورؐ ہیں
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا حضورؐ ہیں
رتبہ جہاں میں آپؐ کا ہے سید البشر
بعد از خدا تو افضل و اعلیٰ حضورؐ ہیں
نور و ضیاء ہے چار سو اس شہر علم کی
جو دوسخا کا بحر اور دریا حضورؐ ہیں

ہر ناتواں کے آپؐ ہیں دنیا میں دستگیر
اور بے کسوں کے ماوا و ملیجا حضورؐ ہیں
دونوں جہاں میں صورت رحمت ہیں آپؐ
رہبر جہاں تو شافع عقبیٰ حضورؐ ہیں(۶)

تیسری صنفِ شاعری، جو تواتر کے ساتھ اس جریدے کے پرچوں کی زینت بن رہی ہے، وہ اردو نظم ہے، چاہے وہ نظم کی جو بھی قسم ہو۔ ایسی نظمیں جو جذبہ وطنیت وحب الوطنی سے معمور ہیں، باقاعدگی کے ساتھ "ہلال" کی زینت بنتی ہیں۔ یہ نظمیں وطن سے وابستگی، اسلام سے محبت اور پاکستان پر مر مٹنے کے جذبے کا نہ صرف ایک اظہاریہ ہیں بلکہ دفاعِ وطن کے لیے ڈٹے جوانوں کو خراجِ تحسین کی بھی حامل ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان نظموں میں عشق مجازی اور مادیت کا عنصر بہت کم ہے۔ کیونکہ "ہلال" کا بنیادی مقصد عساکر کی اخلاقی اور عسکری تربیت ہے۔ اس لئے "ہلال" کی تحریروں اور شاعری میں عشق مجازی کی روداد بہت کم نظر آتی ہے:

اٹھو لہو میں ڈوب کر ابھر رہی ہے زندگی
ابھر رہی ہے زندگی، نکھر رہی ہے زندگی
سروں سے باندھ کر کفن بڑھے چلو
بڑھے چلو، حیاتِ نو ہے، بڑھے چلو
ڈرو نہ راہِ زندگی میں لاکھ ہوں پیچ و خم
چھٹے نہ ہاتھ سے علم رکے نہ راہ میں قدم
مجاہدانِ تیغ زن، بڑھے چلو، بڑھے چلو
حیاتِ نو ہے نعرہ زن، بڑھے چلو(۷)

"ہلال" کے "آزاد نظم" لکھنے والوں میں م قادر یوسفی کا نام نمایاں ہے۔ تقریباً ہر شمارے میں ان کی نظمیں "ہلال" کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ اپنی ایک نظم میں وہ افواجِ پاکستان کے شہداء کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہماری موت کی خبر جس نے بھی دی
وہ جھوٹا ہے
کہ ہم ایسے جہاں میں ہیں جہاں کوئی نہیں ڈرتا

کسی کا خوف نہیں ہوتا
ہر ڈر اور خوف سے عاری ہیں ہم
بتادو ان کو
ہم زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے
جھوٹے ہیں وہ سب
جو ہم کو مرا ہوا کہتے ہیں(۸)

شاہد مسعود کی نظم:

بلند رہے یہ پرچم
مر مٹے ہم
ہم اپنی دھرتی کے
رکھوالے ہیں اور
ہم اس کی خاطر
ہم جان کا نذرانہ دیں گے
ہم اس کے ہیں اور
یہ ہمارا ہے(۹)

"ہلال" کے دیگر نظم گو شعراء میں احمد ندیم قاسمی، حفیظ تائب، عطاء الحق قاسمی، میجر زاہد اسلام، سمیعہ، لیفٹیننٹ کرنل شاہد کوثری، مظفر اسلم، احمد فراز، بریگیڈیئر (ر) شاہد مسعود، میجر راشد منہاس، حمید نظامی، ناصر زیدی، کشور ناہید، امجد اسلام امجد، نشاط اسلم، خلیق تبسم، سرور انبالوی، عبدالستار اعوان،، انجنیئر راؤ سجاد احمد، اشرف قریشی، ندیم طاہر، آمنہ یوسف، کوثر جبیں، راحت جعفری، افضل قریشی، راجہ احسان الٰہی اور ناصر بشیر کے نام سرِفہرست ہیں۔

"ترانے" اور "ملی نغمے" بھی وقتاً فوقتاً "ہلال" میں شائع ہوتے رہتے ہیں، جو اس کی فکری و تہذیبی روایت کا ایک اہم حوالہ ہیں۔ ان کی اشاعت کا بنیادی مقصد نہ صرف عساکر اور شہداء کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے بلکہ قومی شعور کو بیدار کرنا اور جذبہ حب الوطنی کو مہمیز دینا بھی ہے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے تناظر میں شائع ہونے والے ترانوں اور ملی نغموں نے پاک فوج کے جوانوں کے حوصلے بلند کرنے، ان کے اندر جوش ولولہ پیدا کرنے اور

عزم و استقلال کی نئی روح پھونکنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہ نغمے محض ایک ادبی اظہار یہ نہیں تھے بلکہ ایک فکری اور جذباتی طاقت کی صورت میں محاذِ جنگ پر موجود فوجی جوانوں اور افسران کے لیے تقویتِ قلب کا سامان بنے۔ یوں اس جریدے میں شائع ہونے والے یہ ترانے اور ملی نغمے قومی تاریخ کے ایک اہم باب کی نمائندگی کرتے ہیں، جہاں شاعری اور قومی جذبہ باہم مل کر ایک توانا اور موثر اظہار کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

"ہلال" میں ملی نغمے لکھنے والوں میں نمایاں نام اقبال راہی کا ہے، جنہیں اس صنفِ شعر پر ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔ جریدے کی زینت بننے والا ایک ملی نغمہ کچھ یوں ہے:

نغمہ وطن گا رہا ہوں

دشمن کو جلا رہا ہوں

میں یوں ہی یہ نغمے گاتا رہوں گا

دشمن کو جلاتا رہوں گا(۱۰)

دیگر شعرا میں غزالہ یاسمین، خالد خان مہر، مظفر اسلم، امجد غزالی، محمد اصغر خواجہ، اویس خالد، ثمینہ کوثر، خالدہ پروین اور میجر غضنفر عباس فاروقی کے ملی نغمے بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔

"ہلال" کے لئے ترانے لکھنے والوں میں نمایاں نام سلیم اختر ندیم کا ہے۔ ان کے ترانے کثیر تعداد میں جریدے میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کا ایک ترانہ کچھ یوں ہے:

ترانہ پاک فوج ہے یہ

پاک فوج کا ترجمان ہے یہ

اس کو گنگناتے ہیں یہ جری جوان(۱۱)

اس جریدے میں اردو نظم کو جو نمایاں اور مستحکم مقام حاصل ہوا ہے، وہ غزل کے حصے میں نہیں آسکا۔ اس کی بنیادی وجہ غالباً یہی ہے کہ "ہلال" عساکرِ پاکستان کا نمائندہ اور ترجمان رسالہ ہے، جس کے اغراض و مقاصد محض ادبی ذوق کی تسکین تک ہی محدود نہیں، بلکہ افواجِ پاکستان کے جوانوں اور افسروں کی عسکری و اخلاقی تربیت، کردار سازی اور جذبہ دفاعِ وطن کی تقویت اس کے بنیادی منشور کا حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس رسالے میں ان موضوعات کو اہمیت دی گئی جو اجتماعیت، قومی حمیت، قربانی، ایثار اور حب الوطنی کے جذبات کو بیدار کریں۔ چوں کہ غزل کی روایت زیادہ تر عشق مجازی، ذات کی داخلی کیفیات اور انفرادی احساسات کے گرد گھومتی ہے، اس لیے وہ اس فکری فضا سے پوری طرح ہم آہنگ نہ ہو سکی۔ نتیجتاً غزل اس جریدے میں ایک مستقل جگہ بنانے میں ناکام رہی

اور محض محدود تعداد میں ہی شائع ہو سکی۔ جب کہ نظم اپنی موضوعاتی وسعت، مقصدیت اور پیغام رسانی کی صلاحیت کے باعث ”ہلال“ کے فکری مزاج سے زیادہ مطابقت رکھتی نظر آتی ہے۔

”ہلال“ میں شائع ہونے والی معدودے چند غزلوں کے حوالے سے نائیک درد اسعدی کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی ایک شائع ہونے والی غزل کے چند اشعار ہیں:

منزلوں سے جو آشنا بھی ہے
وہی رہرو شکستہ پا بھی ہے
میں ہوں کہ آشنائے لطفِ حیات
اس میں کچھ دخل آپ کا بھی ہے
حاصلِ زندگی تمہارے سوا
کیا کوئی اور دوسرا بھی ہے؟(۱۲)

دیگر غزل گو شعرا میں میجر مسعود احمد، نائیک درد اسعدی، اکرام قمر، عبدالنصیر غوری، رشید اختر، ناصر کاظمی اور احمد فراز کے نام بھی شامل ہیں۔

”ہلال“ کے صفحات کی زینت بننے والی شاعری اور اس پر تحریر کیے گئے تنقیدی مضامین نے محض اس رسالے کے ادبی معیار کو ہی بلند نہیں کیا بلکہ اسے اردو کے سنجیدہ اور معتبر رسائل کی صف میں ایک نمایاں مقام بھی عطا کیا ہے۔ یہ رسالہ اگرچہ بنیادی طور پر افواجِ پاکستان کا نمائندہ جریدہ ہے، تاہم اس کی ادبی سمت اور شعری ذوق نے اسے محض ایک پیشہ وارانہ یا ادارتی اشاعت کے دائرے تک محدود نہیں رہنے دیا، بلکہ اسے ایک ہمہ جہت ادبی پلیٹ فارم میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس میں شائع ہونے والی اردو شاعری موضوعاتی تنوع، فکری سنجیدگی اور فنی پختگی کی حامل ہے۔ جس میں حب الوطنی، قومی شعور، ایثار و قربانی، اخلاقی اقدار اور اجتماعی احساسات کو نہایت بلیغ اور موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مزید برآں! اس جریدے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں شاعری کو محض تخلیقی اظہار کے طور پر پیش نہیں کیا جاتا، بلکہ اس پر تحریر کیے گئے تنقیدی مضامین اس کی تفہیم، توضیح اور قدر افزائی کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں۔ ان تنقیدی تحریروں میں شعری متون کا فکری و فنی تجزیہ، اسلوبی جہات کی نشان دہی اور عصری تقاضوں کے تناظر میں ان کی معنویت کو واضح کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں قاری کا ادبی شعور بھی ارتقا پذیر ہوتا ہے۔ یہی تنقیدی روایت ”ہلال“ کو عام ادبی رسائل سے ممتاز بناتی ہے اور اسے فکری بالیدگی کا حامل جریدہ ثابت کرتی ہے۔

یہ بات بلامبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ "ہلال" کے شماروں میں اردو شاعری کا ایک بیش قیمت خزانہ موجود ہے۔ جو نہ صرف اس عہد کے ادبی رجحانات کا عکاس ہے بلکہ قومی تاریخ اور اجتماعی شعور کی تشکیل میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ شاعری اپنے اندر جذبے کی حرارت، فکر کی گہرائی اظہار کی سلاست سمیٹے ہوئے ہے۔ جس کے باعث "ہلال" کا ادبی سرمایہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید وقیع اور معتبر ہوتا چلا جارہا ہے۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ "ہلال" نے اردو شاعری اور اس پر سنجیدہ تنقیدی مکالمے کو فروغ دے کر نہ صرف اپنے ادبی قد کو بلند کیا ہے، بلکہ اردو ادب کے مجموعی منظرنامے میں بھی ایک باوقار اور قابلِ اعتنا مقام حاصل کرلیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ہلال، روزنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۴، ش ۱، ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء، ص ۲

۲۔ غالب، اسد اللہ خاں، نوائے وقت، روزنامہ، لاہور، ۱۰ اپریل ۲۰۱۴ء

۳۔ ہلال، ہفت روزہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۲۴، ش ۴، مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۲۸

۴۔ اجمل نیازی، ڈاکٹر، ہلال، ماہنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۵۱، ش ۸، فروری ۲۰۱۵ء، ص ۴۷

۵۔ سرور انبالوی، ہلال، ماہنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۴۵، ش ۱۰، اپریل ۲۰۰۹ء، ص ۴

۶۔ مظفر اسلم، ہلال، ماہنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۴۵، ش ۱۰، اپریل ۲۰۰۹ء، ص ۴

۷۔ ہلال، ماہنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۵۲، ش ۱، جولائی ۲۰۱۵ء، ص ۱۷

۸۔ یوسفی، م قادر، ہلال، ماہنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۳۳، ش ۷، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۲۲

۹۔ شاہد مسعود، ہلال، ماہنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۴۹، ش ۹، مارچ ۲۰۰۹ء، ص ۳۵

۱۰۔ اقبال راہی، ہلال، ہفت روزہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۲۴، ش ۴، مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۱۴

۱۱۔ سلیم اختر ندیم، ہلال، ماہنامہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۵۰، ش ۳، ستمبر ۲۰۱۳ء، ص ۳۰

۱۲۔ درد اسعدی، نائیک، ہلال، ہفت روزہ، آئی ایس پی آر، راولپنڈی، ج ۲۲، ش ۱۵، فروری ۱۹۹۵ء، ص ۲۲